تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ خلافت کی اہمیت و برکات اور ضرورت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

سامعین کرام! خلافت راشدہ ہی رشد و ہدایت کی اصل راہ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی میں ہی اسلام کی بقا، اُس کی مضبوطی اور اُس کی سربلندی وابستہ ہے۔ جس طرح اسلام کے دورِ اوّل میں امتِ محمدیہ نے خلافت کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں بے مثال ترقی کی تھی اِسی طرح اسلام کے دورِ آخر میں بھی تمام تر ترقی اور کامیابی خلافت کی کامل اطاعت کے نتیجے میں حاصل ہو گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر فرد جماعت اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ بالکل اُسی طرح وابستہ کرلے جس طرح جسم کے اعضاء دماغ کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ آج خاکسار خلافت کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ارشادات پیش کرے گا۔

خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے جماعت کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، اپنے پیشرو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اتنی محبت پیدا کی تھی اور پھر آپ کو احباب جماعت پر اس کثرت اور وسعت کے ساتھ احسان کرنے کی اُن کے غموں میں شریک ہونے کی، اُن کی خوشیوں میں شامل ہونے کی، اُن کی ترقیات کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کی اس قدر توفیق دی تھی کہ ہر شخص سمجھتا تھا کہ گویا آج میری موت کا دن ہے۔ بعض احمدی حضور کی اِس بیماری کے دوران اپنی کم علمی کی وجہ سے بعض نادانی کی وجہ سے بعض کمزوری کی وجہ سے اور شاید بعض شرارت کی وجہ سے بھی اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے جو ہمارے کانوں میں بھی پڑتی تھیں کہ گویا جماعت میں بڑا تفرقہ پیدا ہو چکا ہے لیکن یہ باتیں اس وقت سے پہلے تھیں۔ جب اس موہومہ تفرقہ نے اپنا چہرہ دنیا کے سامنے دکھانا تھا جب وہ وقت آیا تو وہ لوگ جو یہاں تھے وہ گواہ ہیں اور اُن میں سے ہر ایک شخص شاہد ہے کہ اس بات کا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتوں کی فوج بھیجی ہے اور اُس نے جماعت احمدیہ پر قبضہ کر لیا ہے اور جس طرح گڈریا بھیڑوں کو گھیر لیتا ہے اِسی طرح اِس فوج نے ہم سب کو گھیرے میں لے لیا ہے اور کہا کہ ہمیں اس لیے بھیجا گیا ہے کہ ہم تمہیں بھٹکنے نہ دیں۔ اس وقت کسی کے دماغ میں یہ خیال نہ تھا کہ کون خلیفہ منتخب ہوتا ہے یا کون نہیں۔ لیکن ہر دل جانتا تھا کہ خلافت قائم رہے گی اور خلیفہ منتخب ہو گا اور خلافت کی برکات ہم میں جاری و ساری رہیں گی ....اِس مسجد میں جو لوگ بھی اس اجلاس میں شامل تھے۔ میرا یہی احساس ہے کہ اِن میں سے کوئی شخص بھی وہ نہ رہا تھا جو پہلے تھا یعنی اِس کے دماغ پر بھی اللہ تعالیٰ کا تصرّف تھا، اِس کی زبان پر بھی خدا تعالیٰ کا تصرّف تھا نہ کوئی بحث ہوئی اور نہ کوئی جھگڑا۔ سب ایک نتیجہ پر پہنچ گئے۔“

(خطباتِ ناصر جلد اوّل خطبہ جمعہ 12 نومبر 1965ء)

خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے

آپؒ نے فرمایا:

”ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنالیتے۔ لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے، جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلّی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیتا ہے“

(الفضل، 17مارچ1967)

سامعین! روحانی خلفاء کو کوئی انسان معزول نہیں کر سکتا

آپؒ فرماتے ہیں:

”بعض بیوقوف کمزور ایمان والے یہ کہتے بھی سنے گئے ہیں کہ مجدد تو اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور خلیفہ انسان بناتا ہے۔ اس بارہ میں موٹی بات تو یہ کہ مجدد کون بناتا ہے اور کون نہیں بناتا اس کے متعلق ہمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کے متعلق کوئی ارشاد نہیں۔ سارے قرآن میں مجدد کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ خلیفہ کون بناتا ہے اور کون نہیں اس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ نور میں فرماتا ہے لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خلیفہ مَیں بناتا ہوں اب جس کے متعلق قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بناتا ہوں اس کے متعلق تو کہتے ہیں کہ خدا نہیں بناتا اور جس کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نہیں بناتا اُس کے متعلق کہتے ہیں کہ خدا بناتا ہے۔ حالانکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے زائد کوئی بات نہیں کہہ ہی نہیں سکتے ورنہ قرآن کریم مکمل نہیں ٹھہرتا۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مجدد اللہ تعالیٰ بناتا ہے یا مبعوث کرتا ہے تو آپؐ کا یہ ارشاد... کی تفسیر تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا مجدد بھی ایک خلیفہ ہے اور خلیفہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُسے میں بناتا ہوں انسان نہیں بناتا کیونکہ جو خلیفہ آئے گا وہ خدا بنائے گا۔“

(خطبات ناصر جلد چہارم صفحہ 96)

پھر اسی مضمون کو ایک اور مقام پر یوں بیان فرمایا:

”یہ برکتیں بتاتی ہیں کہ خلیفہ خدا نے مقرر فرمایا ہے کیونکہ ایسی نصرت کے کام، ایسی نصرت کے واقعات اور ایسی نصرت کے مظاہرے ہوتے ہیں کہ جن میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہوتا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ جس طرح اس نصرت میں انسانی ہاتھ نظر نہیں آرہا، اُسی طرح انتخابِ خلافت میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ انسان جو کہے اللہ تعالیٰ مجبور ہو جائے اور اس کی مدد اور نصرت کرنا شروع کردے۔ کیا تم اپنے زور سے اللہ تعالیٰ کو مجبور کر سکتے ہو؟ نہیں! جب تم اس کے فضل اور رحم کو جذب نہیں کرو گے تم اس کی مدد اور نصرت کس طرح سے کر سکتے ہو۔“

(خطبات ناصر جلد ششم صفحہ 524)

پھر آپؒ فرماتے ہیں:

”اسلامی اصول کے لحاظ سے ملکیت دو قسم کی ہے۔ اصل اور حقیقی ملکیت تو خدا تعالیٰ کی ہے مگر ظِلّی ملکیت اور تنفیذی حکومت بطور نائب کے بنی نوع انسان کی ہے۔ پس چونکہ ملکیتیں دو قسم کی ہیں حقیقی اور ظِلّی اس لیے آگے نائب بنانے کے بھی دو ہی طریق ہو سکتے ہیں۔ ایک تو حقیقی مالک کا بنایا ہوا نائب ہو گا یعنی نبی اللہ اور ایک وہ نائب ہو گا جسے بنی نوع انسان نے اپنا نائب بنایا ہو یعنی حاکمِ وقت مگر اسلام نے نیابت کی ایک تیسری صورت بھی پیش کی ہے اور وہ دونوں قسموں کے مالکوں کی مشترکہ نیابت پر دلالت کرتی ہے اور اسی کو اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں۔ ایک جہت سے وہ مالکِ حقیقی کا بنایا ہوا نائب ہوتا ہے اور ایک جہت سے وہ ظِلّی مالکوں یعنی بندوں کا تسلیم کردہ حاکم ہوتا ہے۔ پس خلافت کے متعلق اسلامی نظریہ یہ ہے کہ خلیفہ بناتا تو خدا ہی ہے لیکن اس انتخاب یا تعیّن میں وہ امتِ مسلمہ کو بھی اپنے ساتھ شریک کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انتخاب بالواسطہ ہوتا ہے اور یہ واسطہ وہ امتِ مسلمہ ہے جو مضبوطی کے ساتھ اپنے ایمانوں پر قائم اور اپنے ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے والی ہو یعنی اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کے دلوں پر تصرف کر کے اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق خلیفہ کا انتخاب کرواتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جب خلیفہ کا انتخاب

امتِ مسلمہ کی رائے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہو چکے تو پھر امتِ مسلمہ کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ اس خلیفہ کو اپنی مرضی سے معزول کر سکے۔ اس لیے کہ یہ ایک مذہبی انتخاب تھا جو اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی کے ماتحت کیا گیا اور اس انتخاب میں الٰہی تصرّف کا ہاتھ تھا اور جسے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہو اُسے کوئی انسان معزول نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین کے "عزل" کو خود اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جب بھی وہ دیکھے گا کہ خلیفہ کے بدلنے کی ضرورت ہے وہ خود اُسے وفات دے دے گا اور اپنی مرضی اور تصرف کے مطابق امتِ مسلمہ کے ذریعہ نئے خلیفہ کا انتخاب کروا دے گا۔ پس روحانی خلفاء بندوں کے ہاتھوں معزول نہیں ہو سکتے جو ایسا سمجھے اس کے اندر نفاق اور بے حیائی کا مادہ ہے۔"

(مضامین ناصر صفحہ 207)

سامعین! اللہ تعالیٰ جن کو خلافت کے مقام پر فائز کرتا ہے ان کی مدد کرتا ہے اور اُن کی دعائیں سنتا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نبوت یا خلافت کے مقام پر فائز کرتا ہے وہ اُن سے وعدہ کرتا ہے کہ مَیں تمہاری مدد کروں گا اور اپنے وعدے کے مطابق جو وہ سامان اس کی کامیابی اور تمکنتِ دین کے دیتا ہے اُن میں سے ایک قبولیت دعا بھی ہوتا ہے..... خلیفہ وقت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق یہ مقام ضرور دیا ہے کہ اگر کسی اور کی دعا ردّ ہو جائے اور خدا افضل کرنا چاہے اور پیار کا مظاہرہ کرنا چاہے تو خلیفۂ وقت کی دعا قبول ہو جائے گی باوجود اس کے کہ دوسروں کی وہی دعا ردّ ہو چکی ہے اور اگر خلیفۂ وقت کی دعا اللہ تعالیٰ کسی مصلحت کی بنا پر ردّ کر دے اور اپنی منوانا چاہے تو پھر دنیا میں کوئی ایسا شخص آپ کو نہیں ملے گا کہ جو اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ سے اپنی بات منوا لے۔"

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 904 خطبہ جمعہ 22 ستمبر 1967ء)

خلیفہ وقت کے دل میں احبابِ جماعت کے لیے اور احبابِ جماعت کے دلوں میں خلیفۂ وقت کے لیے محبت کا جو جذبہ موجزن ہوتا ہے اُس کا ذکر کرتے ہوئے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"خلیفۂ وقت کے دل میں اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت احمدیہ کے لیے اس قدر شدید محبت پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا اس کا اندازہ نہیں کر سکتی اور جماعت کے دل میں اس کے لیے ایک ایسی محبت پیدا کرتا ہے جو دنیا کی عقل کو حیران کرنے والی ہو اور جب ان دو محبتوں کی آگ اکٹھی ہوتی ہے تو سارے وجود غائب ہو جاتے ہیں اور سارے مل کے ایک وجود بن جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف ایک وہ دل ہوتا ہے کہ جماعت کے ہر فرد کے دکھ میں برابر کا شریک اور اُن کی پریشانیوں میں برابر کا حصہ دار۔ انسان کے ساتھ پریشانیاں لگی ہوئی ہیں اس لیے آپ میں سے ہر شخص کسی نہ کسی وقت ضرور پریشان ہوا ہو گا اور آپ میں سے ہر شخص یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ آپ ایک کی پریشانی نے آپ کو کتنا پریشان کیا۔ وہ اس پریشانی کے وقت کتنا پریشان ہوا۔ تو وہ دل جو ہر پریشان دل کے ساتھ اسی طرح پریشان ہوا اور جس نے ہر دکھ اٹھائے جانے والے بھائی کے ساتھ ویسا ہی دکھ اٹھایا اس دل کی کیا کیفیت ہو گی۔"

(سبیل الرشاد جلد دوم خطابت، ارشادت، فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ صفحہ 72-73)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک ارشاد ہے جو آپ کی قلبی کیفیت کا اظہار بہت ہی پیارے رنگ میں کرتا ہے آپ فرماتے ہیں:

"مَیں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ سجدہ میں مَیں جماعت کے لیے اور جماعت کے افراد کے لیے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے اُن کی مرادیں پوری کر دے۔ اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ اُنہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لیے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا اُن کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکلیف کو بھی دور کر دے اور حاجتیں بھی پوری کر دے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 21، دسمبر 1966ء صفحہ 5)

سامعین! خلیفۂ وقت کی اپنے ربِّ رحیم سے قبولیت دعا کے نشان کے بارے میں آپؒ فرماتے ہیں:

"اے جان سے زیادہ عزیز بھائیو! میرا ذرہ ذرہ آپ پر قربان کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے جماعتی اتحاد اور جماعتی استحکام کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا کی کہ آسمان کے فرشتے آپ پر ناز کرتے ہیں۔ آسمانی ارواح کے سلام کا تحفہ قبول کرو۔ تاریخ کے اوراق آپ کے نام کو عزت کے ساتھ یاد کریں گے اور آنے والی نسلیں آپ پر فخر کریں گی کہ آپ نے محض للہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس بندہ ضعیف اور ناکارہ کے ہاتھ پر متحد ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ قیامِ توحید اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اُس کے جلال کے قیام اور

غلبہ اسلام کے لیے جو تحریک اور جو جدوجہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کی تھی اور جسے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے آرام کھو کر، اپنی زندگی کے ہر سکھ کو قربان کر کے اکناف عالم تک پھیلایا ہے آپ اس جدوجہد کو تیز سے تیز کرتے چلے جائیں گے۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور مَیں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ مَیں نے آپ کے تسکین قلب کے لیے، آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لیے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے، اپنے رب رحیم سے قبولیتِ دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور بھروسہ ہے اُس پاک ذات پر کہ وہ میری اِس التجا کو رد نہیں کرے گا۔"

(حیات ناصر صفحہ 374)

حضرت خلیفۃ المسیح الثَّالِث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سینکڑوں بعض دفعہ ہزاروں (سال کے اندر) ایسی پریشانیاں ہیں کہ جو خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر دُور ہو جاتی ہیں... پریشانیاں آتی رہتی ہیں مَیں تو خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ وَلَا فَخْرَ۔ میرے لئے تو فخر کی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ میرے ذریعہ مومنین کی جماعت کے خوف کو بدلتا ہے تو یہ اس کی شان ہے۔"

(خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 394)

ایک ہی چیز کے دو نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"1967ء میں ڈنمارک میں کوپن ہیگن کے مقام پر چند عیسائی پادری مجھ سے ملنے آئے اُن میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جماعت احمدیہ میں آپ کا کیا مقام ہے مَیں نے اُسے جواب دیا کہ میرے نزدیک آپ کا سوال درست نہیں ہے اس لیے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا امام اور جماعت احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یعنی خلیفۂ وقت اور جماعت دونوں مل کر ایک وجود بنتے ہیں اِسی لیے خلافت کا یہ کام ہے کہ وہ جماعت کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ خلیفہ وقت آپ کے لیے دعا کریں خلیفہ وقت پر بعض دفعہ ایسے حالات بھی آتے ہیں کہ وہ ہفتوں ساری ساری رات آپ کے لیے دعائیں کر رہا ہوتا ہے جیسے 1974ء کے حالات میں دعائیں کرنی پڑیں میرا خیال ہے کہ دو مہینے تک مَیں بالکل سو نہیں سکا تھا۔ کئی مہینے دعاؤں میں گزرے تھے۔ پس خلیفہ وقت وہ وجود ہے جو آپ کے رنج میں شریک ہو۔ آپ کی خوشیوں میں شریک ہو۔"

(الفضل 21 مئی 1978ء)

خلافت ہے امن و محبت کی راہ
خلافت کا سایہ ہماری پناہ
خدایا رہے اس کو حاصل دوام
نظام خلافت مبارک نظام

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡